آتنک واد کی جڑ

مَنُو وَادُ

ائمہ، خطباء اور مبصرین (Intellectual persons) کے لئے یہ تحریر تیار کی گئی ہے۔ لہذا منوواد کی دہشت گردی اور فساد سے ملک کو بچانے کے لئے کسی دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کرنے کے بجائے اس کے مشمولات کو بیان کردہ اصل مصادر و ماخذ میں دیکھا جائے۔

تحریر: ایم اے چودھری

بام سیف بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منواد سے کو ملک کو بچاؤ!

اس وقت ملک کی جو صورت حال ہے، وہ ہر کسی کے سامنے ہے، کارخانے بند ہو رہے ہیں، ملازمتیں ختم کی جارہی ہیں، ملک میں بے روزگاری عام ہو چکی ہے، بینک میں تالے ڈالے جارہے ہیں، اسکولوں میں مستقل معلمین (Permanent teachers) کی تقرری کے بجائے گیسٹ ٹیچرس (Guest teachers) سے کام چلایا جارہا ہے، اور وہ بھی تعلیمی سال (Academic year) کے اختتام پر گیسٹ ٹیچرس کی تقرری کی جارہی ہے۔ بچوں کی تعلیم کے لئے اسکولی فیس ادا کی کرنے کی لوگوں کی استطاعت نہیں ہے، لیکن ٹیکس، بجلی بل، مواصلات کے ذرائع، گیس سلینڈر، پیٹرول وڈیزل جیسے روزمرہ کی ضروریات اور کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے۔ سڑکوں پر بھوکے پیاسے جانوروں، آوارہ گایوں کی کثرت ہے، اور ان جانوروں کی وجہ سے مسلسل ٹریفک حادثات (Traffic accidents) ہو رہے ہیں، جس کے انتظام کے لئے حکومت کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ اس فاقہ مستی اور بھوک مری کے دور میں بھی مجسموں (Statues) اور مذہب کے نام پر جمہوری ملک (Secular country) میں ٹنوں کے حساب سے خرچ کرنے کے لئے روپے موجود ہیں۔

بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ سرکار لاعلمی اور اپنی جہالت کی وجہ سے ملک کے بنیادی تعمیری مدعوں کے بجائے تخریبی یا لغو مدعوں پر ہی توجہ دے رہی ہے۔ حکومت کو سمجھا کر تعمیری رخ پر لایا جا سکتا ہے۔ ایسا سوچنے والے اگر منووادی نظام کا اچھی طرح مطالعہ کرلیں۔ تو انہیں احساس بلکہ یقین ہو جائے گا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، اس میں علم بھی ہے، سمجھ بوجھ، پری پلاننگ (Pre-palnning)، منصوبہ اور مضبوط حکمت عملی سب کچھ ہے۔

منووادی کون لوگ ہیں۔

منووادی کون لوگ ہیں؟ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی ہندی تحریر کے کچھ اقتباس کا اردو ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

''تاریخ گواہ ہے کہ: اس ملک کے اصل باشندے دراوڑ خاندان کے لوگ تھے، جو بہت ہی مہذّب اور امن پسند تھے، آج سے لگ بھگ پانچ یا چھ: ہزار سال قبل آریہ لوگ بھارت آئے اور یہاں کے اصلی باشندوں دراوڑوں پر حملے کئے، انجام کار آریہ اور دراوڑ دو تہذیبوں میں تباہ کن خونی معرکہ ہوا، آریہ لوگ بہت چالاک تھے، بریں بنا چھل سے، کپٹ سے اور پھوٹ کی حکمتِ عملی سے دراوڑوں کو ہرا کر اِس دیش کے مالک بن بیٹھے۔ اس جنگ میں دراوڑوں کے ذریعہ ادا کی گئے کردار کی نقطۂ نظر سے دراوڑوں کو دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم میں وہ آتے ہیں جو اِس جنگ میں بہادری سے لڑتے ہوئے آخر تک آریوں کے دانت کھٹے کئے۔ اُن سے آریہ لوگ بہت گھبراتے تھے۔ دوسری قسم میں وہ دراوڑ آتے ہیں جو اس جنگ میں ابتدا ہی میں غیر جانب دار تھے، یا جنگ میں شرکت کے کچھ عرصہ بعد ہی جنگ سے اپنے آپ کو الگ کرلیا۔

آریوں نے فتح حاصل کر لینے کے بعد جنگ میں شریک ہونے والے اور نہ شریک ہونے والے دوقسموں کے دروِڑوں کو شوٗدٗر بنایا، اور اِن کا کام آریوں کی خدمت کرنا بھی حتمی طور سے طے کر دیا۔ فقط اتنا فرق کیا کہ جن دَراوِڑوں نے جنگ میں حصہ نہیں لیا انہیں سچھوت (Touchable) قابلِ مس شوٗدٗر قرار دے کر سکون سے رہنے دیا۔ کولی، مالی، دھونا، کہار، ڈوم وغیرہ اسی قسم میں آتے ہیں۔ لیکن جن دراوِڑوں نے اس جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی شجاعت کا تعارف پیش کیا، ان مارشل لوگوں کو اچھوت (Untouchabale) غیر لائقِ مَس قرار دیا، اور اس کے ساتھ ہی انہیں اِتنی بُری طرح سے کچل دیا جس سے کہ وہ لوگ ہزاروں سال تک سَر بھی نہ اُٹھا سکیں۔۔ ان کو گاؤں کے باہر بسنے پر مجبور کر دیا، اور اتنا بے بس کر دیا کہ انہیں زندہ رہنے کے لئے مردہ جانوروں کا گوشت کھانا پڑا۔ انہوں نے اپنی ٹٹی اور گو اُٹھانے تک کا کام بھی ہمیں سونپا۔ جسے اُس سوقت ہم نے مجبوری میں اٹھانا شروع کر دیا، اور آج تک اٹھا رہے ہیں۔ جاٹوٗ، بھنگی، چمار، مہار، کھٹِکٗ وغیرہ اس طبقے میں آتے ہیں۔

لیکن اس مارشل طبقے کے لوگوں میں سے ایک بہت بڑا گروہ ایسا بنا جس نے یہ طے کر لیا کہ: اگر چہ ہم جنگ میں ہار گئے ہیں، پھر بھی اِن آریوں کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ وہ لوگ گھروں سے جنگلوں میں نکل گئے، اور وہیں پر رہنے لگے۔ ناگا، بھیل، سنتھال، جرایو، وغیرہ جنگلی ذاتیں اسی گروہ میں آتی ہیں، جو آج بھی آریوں کی کسی بھی سرکار کو دِل سے قبول نہیں کرتی ہیں، اور کامل آزادی کے ساتھ جنگلوں میں ہی رہنا پسند کرتی ہیں۔

آریہ تہذیت کا ہی دوسرا نام ہندو مذہب یا ہندو معاشرہ ہے۔ ہندو آج بات تو امن کی کرتے ہیں، لیکن ہزاروں سالوں قبل ہوئے آریہ، دراوڑ جنگ میں چھل (فریب) سے ہرائے گئے دراوِڑ تہذیب کے سلسلے میں مہاراجہ راوَن کا، ہر سال مجسمہ جلا کر اپنے مجرمانہ جذبات کا مظاہرہ کرتے ہیں، آج بھی شودروں (کمزور طبقات) کو اپنا دشمن اور غلام مان کر انہیں زندہ جلاتے ہیں، ان کا قتل عام کرتے ہیں، ان کے ساتھ طرح طرح کے نا قابلِ بیان، بے انتہا مظالم کرتے ہیں۔''

(باباصاحب ڈاکٹر امیدڈکر اور اسلام ص 4و5، آر ایس عادل [ایم اے، ایل ایل بی] امن پبلکیشن سی 50\1 یمنا وِہار، دلی 110053)

حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھنے والے جناب وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں۔

''ہندوستان کے تمام تر معاشرتی تانے بانے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، اور ایسے مجرم جنہوں نے سماجی معاشی، تہذیبی اور سیاسی زندگی میں ایسا بگاڑ پیدا کیا، وہ اپنے کو قوم پرست کہتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہندو نازیوں سے بڑا کوئی قوم مخالف ملک دشمن نہیں ہوسکتا۔ ملک تیز رفتاری سے نیچے کی طرف پھسل رہا ہے، ہم خود دفتری ریکارڈ سے تمام اعداد و شمار حاصل کر سکتے ہیں،... جب تک برہمن کو اعلی ترین رہنما بنے رہنے کی اجازت دی جاتی رہے گی تب تک اسے اس بات کی فکر نہیں ہوگی کہ ملک کے ساتھ کیا معاملہ ہو رہا ہے، وہ ملک کی پرواہ نہیں کرتے، کیونکہ وہ آریہ ہیں، اور ہندوستان کے باشندے نہیں ہیں، اس لئے یہ ملک ان کا نہیں ہے، برہمن کا بنیادی حق یہ ہے کہ وہ ہر قیمت پر ہندوستان پر حکومت کرے۔''

(برہمنیت ص 141 ر وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 1091۔ 7واں کراس پیلیس لور آچاریہ چارڈس بنگلور۔ ترجمہ عبداللہ دانش)

منووادی یعنی آریوں کی فتنہ سامانیاں

سوامی وویکانند کہتے ہیں:

''وہ (برہمن) اپنے حق میں اقتدار اور خصوصی حقوق کا متکبرانہ استعمال شروع کر دیئے، اگر ایک برہمن کسی انسان کا قتل کر دیتا ہے، تو اسے سزا نہیں دی جاتی۔ برہمن اپنی پیدائش کی بنیاد پر کائنات کا مالک ہے، ایک بدطینت برہمن بھی قابل پرستش ہے۔.... مذہبی پیشوائی ہندوستان کے لئے لعنت ہے'' اور عوام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ''ان پجاریوں کو نکال باہر کریں جو ہمیشہ ترقی کے خلاف رہے ہیں'' اس لئے کہ وہ اپنی فطرت کبھی نہ بھولیں گے، ''تقریباً ایک کروڑ برہمن ان غریب عوام کا خون چوستے رہے، اور ان کی ترقی کے لئے کوئی کوشش نہیں کیا۔ یہ ایک ملک ہے یا جہنم ہے؟ یہ کوئی مذہب ہے یا شیطانی رقص؟''

[Caste culture and socialism,Swami Vivekanand, Advaita Ashram Delhi Entally Rd-Caltutt,-14,pp.40-41] (برہمنیت ص18 وی ٹی راج شیکھر)

''یہ ہمہ گیر اخلاقی بدعنوانی، زوال، بحران، امن وقانون کی ناکامی، ماحولیاتی بحران اور بڑھتا تشدد؛ ان سب کا واحد سبب برہمنیت ہے، ملک کی دولت کا زیادہ تر حصہ برہمنی سماجی نظام کے قبضے میں ہے، تمام اہم عہدے اور قوت کے تمام مراکز برہمنی نظام کے قبضے میں ہیں، برہمنی سماجی نظام ہر چیز کی مالک ہے، اور اس کے باوجود یہ محصور ذہنیت کا شکار کیوں ہے؟ ایسا اس لئے ہے کہ برہمنی سماجی نظام کے ارکان ایک خاص بیماری میں مبتلاء ہیں، جس نے انہیں ایسی خوشیوں میں مبتلا کر دیا ہے، جس کا انجام موت ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ خوش اسی وقت رہ سکتی ہیں، جب دوسرے لوگ قابل رحم حالت میں مبتلاء ہوں۔ یہ چیز پوری دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی ہے۔ کیا کوئی ایسا جزیرہ بنانا ممکن ہے، جس میں خوشیاں ہوں اور اس کے گرد غلاظت اور کلفت ہو؟.. برہمنی سماجی نظام یہ سمجھتا ہے کہ وہ محض دوسروں کی خوشی کی قیمت پر ہی خوش رہ سکتا ہے۔'' (برہمنیت ص119)

''درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام اب عام مزدور بن چکے ہیں۔ اور جب اتنی بڑی آبادی ڈوبتی ہے تو اس کے ساتھ ملک بھی ڈوب جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہندو بنانے کی تحریک کے نتیجے میں زوال آتا ہے۔'' (برہمنیت ص139)

''ایک ممتاز فرانسیسی مورخ لیون پولیاکوف کی... کتاب The Aryan Myth (نیوامریکن لائبریری نیویارک 1977ء) نے یہ انکشاف کر کے ہمیں سکتے میں ڈال دیا کہ برہمنیت نے دنیا میں تباہی مچائی ہے، اور ہمیں یہ باور کرایا کہ برہمنیت نہ صرف ہندوستان کے لئے خطرہ ہے، بلکہ پوری دنیا کے لئے خطرہ ہے، برہمنیت نے ماضی میں دو عظیم عالمی جنگوں کی سازش رچی، اور اب تیسری جنگ عظیم کی سازش رچنے میں مصروف ہے۔'' (برہمنیت ص142 وی ٹی راج شیکھر)

''ہٹلر کا سواستک نشان جو ہندوستان کے ہندو گھر میں استعمال کیا جاتا ہے، برہمنوں کی مقدس کتابوں سے مستعار لیا گیا تھا۔ جرمنی کے اسکولوں میں سنسکرت زبان پڑھائی جاتی تھی، اور برہمنوں نے جرمن زبان سیکھا اور ہٹلر کا خیر مقدم کرنے کے لئے سرخ قالین بچھانے کی تیاری کر رہے تھے۔.... ہر نفرت کے فلسفے کو ایک دشمن درکار ہوتا ہے۔ جس طرح کمزور عوام اور ایک کمزور فلسفے کو ایک دشمن کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ عوام کی توجہ مبذول کر کے دھوکا دیا جاسکے، جس طرح برہمنی سماجی نظام نے مسلمانوں کو اپنا دشمن بنا رکھا ہے، ہٹلر نے یہودیوں کو اپنا دشمن قرار دیا تھا۔'' (برہمنیت ص77)

یعنی کسی ظالم حکمراں کوہٹلر سے تشبیہ دینا غلط ہے، کیوں کہ ظلم و جارحیت کے لئے ہٹلر نے برہمنوں اور منوو ادیوں سے تحریک حاصل کی ہے۔ دلی سے نکلنے والے ایک ہندی اخبار''پنجاب کیسری'' کے اداریہ میں: نا گرِکتا ، سنوّ دھان اور امبیڈکر۔ (شہریت ، قانون، اور امبیڈکر) عنوان کے تحت 22 دسمبر 2019 جمعہ کو اَشیونی کمار لکھتے ہیں کہ: جب امریکہ نے دوسری جنگ عظیم کے موقع پر ناگاسا کی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا تھا، تو اس وقت برطانیہ کے وزیر اعظم چرچل نے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا:

''ہم امریکہ کو بہت ہی عقلمند سمجھتے تھے، مگر وہ ناسمجھ نکلا، بم گرا کر اس نے جاپان کا خاتمہ کرنا چاہا، کسی ملک کے خاتمہ کے لئے اس کی قطعی ضرورت نہیں تھی، اگر بھارت سے چار برہمن لے جا کر امریکہ نے جاپان میں چھوڑ دیا ہوتا، تو اس کا خاتمہ لازم تھا۔ چرچل نے اپنے اس ردعمل میں بھارت کی مکمل تاریخ کی پرتیں کھول کر رکھ دی تھی، اور وہ راز بھی بتا دیا تھا جس کی وجہ سے انگریز بھارت میں دوسو سال تک حکومت کرنے میں کامیاب رہے۔

(پنجاب کیسری، دلی، سنپادکیہ، مضمون: نا گرِکتا، سنوّ دھان اور امبیڈکر۔ اَشیونی کمار 22 دسمبر 2019 رَوِوَار[جمعہ] fb.me\editorashwinikumar)

مظلوم مولنواسی (اصلی باشندے) اکثریت میں ہیں۔

اس سلسلے میں جناب وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں۔

''دلت عوام ہندوستانی آبادی کی 20 رفیصد کی آبادی پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ 10 رفیصد درج فہرست قبائل ہیں جو ہمارے ہی لوگ ہیں، مصنوعی طور پر انہیں ہم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ہم ہندستانی آبادی کا 30 رفیصد ہیں۔ اس زمرے میں اس سے زیادہ بڑی آبادی کا بڑا حصہ وہ ہے جنہیں دُستور ہند پسماندہ قوموں کا نام دیتا ہے، وہ بھی دراوڑ ہیں اور ہندوستان کے اصل باشندے ہیں۔ اس طرح دلت، آدی واسی اور پسماندہ قومیں تینوں مل کر ہندوستان کی ایک ارب آبادی کا کل 65 رفیصد بنتی ہیں۔

ہندوستانی مسلمان جو آبادی کا 15 رفیصد ہیں۔ عرب، ترکی یا ایران سے نہیں آئے ہیں۔ یہ لوگ مندرجہ بالا تینوں قوموں سے مذہب تبدیل کر کے مسلمان ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ ہمارے خونی بھائی ہیں، برہمنی ظلم کی تاب نہ لا کر انہوں نے اسلام کے ذریعے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یہ لوگ ہندوستان میں سب سے زیادہ مظلوم قوموں میں سے ایک ہو سکتے ہیں۔ لیکن آریوں سے مقابلے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔... اس کے بعد عیسائیوں (2.5 رفیصد) اور سکھوں کی (2 رفیصد) کا نمبر آتا ہے۔ یہ لوگ چند استثناء کے علاوہ، ہمارے ہی خون اور ہڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح ہم، غیر آریہ لوگ، ہندوستان کی آبادی کا 85 رفیصد سے زیادہ ہیں۔''

(برہمنیت ص 70.69 وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیا اکادمی۔ 7.1092 واں کراس پیلیس لوور آچارڈس بنگلور 560003 انڈیا۔ مترجم عبداللہ دانش (Emporwer India Press Dignity Centre,2nd Floor,14C,HS Complex,Cubbonpet,B'lore.

''ڈاکٹر امبیڈکر پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کہا.... کہ اچھوت لوگ ہندو نہیں ہیں، بلکہ ایک الگ عنصر ہیں۔ قبائلی لوگ کسی بھی طرح ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہتے۔'' (برہمنیت ص 123)

''ہندو، ہندوستان کی آبادی کا صرف 15 رفیصد ہیں۔... اور ان 15 رفیصد میں فکر و عمل کی صلاحیت رکھنے والے صرف برہمن ہیں جو 5 رفیصد بھی نہیں ہیں۔ ان کی آبادی 3 رفیصد ہو سکتی ہے۔ یہ 3 رفیصد قلیل اقلیت ہندوستان پر حکومت کر رہی ہے۔'' (برہمنیت ص 124)

مولنواسیوں کو چُمکار کر ذلیل کرنے کے لئے لفظ ''ہندو'' کا استعمال

راقم الحروف نے بہت پہلے ابن بطوطہ کا سفرنامہ پڑھا تھا، جس میں اجین کے بارے میں اس کی لکھی ہوئی دو باتیں بالکل جھوٹ معلوم ہورہی تھیں، ان میں ایک بات یہ تھی کہ یہاں ایک قوم خاص موقعوں پر جانوروں کے گوبر میں کھیر ڈال کر کھاتی اور گوبر کی پرستش کرتی ہے۔ بعد میں زمینی طور پران دونوں نا قابل یقین باتوں کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کے کا اتفاق ہوا۔ منووادی فلاسفی (Philosophy of manuvad) کو پڑھنے والے بعض احباب نے اس طرح خلافِ فطرت تقریبات کے بارے میں بتایا کہ، منوودایا برہمن واد کبھی ظلم کے ذریعہ اور کبھی چمکار کر دیگر اقوام کو ذلیل کرتے ہیں۔ منوواد نے چُمکارتے ہوئے کھیر کھانے کا تہوار ان کو دیا تو اسی کے ساتھ انہیں ذلیل کرنے کے لئے کھیر کو گوبر میں کھانے کا عقیدہ بھی جوڑ دیا۔ لفظ ہندو، آریوں یا برہمنوں کا مذہبی نام نہیں ہے، بلکہ ان کی تخریبی حرکتوں کی وجہ سے بطور گالی مسلم فاتحین نے انہیں بولا تھا، بعد میں آرویوں نے ملک کی کمزور قوموں کی توہین کرتے ہوئے انہیں اپنے میں ضم کرنے کے لئے وہی گالی جوان کے لئے مخصوص تھی، اس کو بطور فخر اپنے محکوموں کے ساتھ جوڑ دیا، اس طرح ایک تیر سے دو شکار کیا۔ ایک یہ کہ اپنے کو اس گالی سے بچا کر اپنے محکوموں پر اس گالی کو چِپکا دیا اور دوسرے یہ کہ اس لفظ سے ان کے ساتھ اپنائیت کا اظہار کر کے ان کو چُمکار کر بیوقوف بھی خوب بنایا۔ اس تسمیہ پر گرامیٔ قدر برادر وامن میشرام صاحب (ھداہ اللّٰہُ مع رفقائہ الی الا سلام) کی ہندی تحریر کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

''سن 1875ء میں دیا نند سرسوتی نے 'آریہ سماج' کی بنیاد رکھی اور اس کی تبلیغ کی۔ دیا نند سرسوتی نے ہندو سماج شروع نہیں کیا، اس وقت انہوں نے ہندو لفظ کو یہ کہہ کر خارج کر دیا تھا کہ یہ مسلمانوں کے ذریعہ ہمیں دی ہوئی گالی ہے، اور یہ لوگ اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ اب تک جو ہندو لفظ کو مسلمانوں کی دی ہوئی گالی مانتے تھے، انہوں نے اسی لفظ کو اپنے مذہب کا نام دے کر اسے شائع کیوں کیا؟ کیوں کہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ اگر ہم لوگ برہمن دھرم کو برہمن دھرم کے نام پر عام کریں گے تو غیر برہمن لوگ ہم سے دور ہو جائیں گے، اس دھرم کو خارج کر دیں گے، وہ لوگ اپنے دھرم کو آسانی سے ڈھونڈ لیں گے، اس لئے غیر ملکی آریہ برہمنوں نے اپنے برہمن دھرم کو 'ہندو دھرم' کا نام دیا، اور اس لفظ کی تبلیغ، پسماندہ طبقات کے لوگوں کو غلام بنانے کے لئے اور نیچے لگانے کے لئے کیا...اس گالی کو اپنے دھرم کا فخریہ جملہ بتا کر برہمن دھرم کو چھپا کر ہندو مذہب کے نام کو عام کیا،..... پسماندہ طبقات کو بیوقوف بنانے کے لئے۔ نیز ملک کے تمام اصلی باشندوں کو اپنے سے نیچے لگانے کے لئے حملہ آور مسلمانوں کی دی ہوئی گالی کو برہمن دھرم کے بجائے ہندو دھرم کے نام عام کیا گیا۔

(برہمن دھرم، مول نواسیوں کو غلام بنانے کا شڑ یَنتْر ص 5و6/از وامن میشرام؛ مولنواسی پبلیکیشن ٹرسٹ۔ www.mulnivasibamcef,org)

اس طرح انہوں نے مولنواسیوں کو اپنا غلام بنالیا اور انہیں خوب خوب رسوا کیا۔ تھوکنے کے لئے گلے میں ہانڈی باندھنے اور ان کے چلنے پر راستوں کے ناپاک ہوجانے کا ظالمانہ خیال گڑھ کر انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنے پیچھے گھسٹنے والا جھاڑو باندھ کر چلا کریں، یہی نہیں بلکہ ان کا سایہ برہمنوں کی بچوں وغیرہ پر نہ پڑ جائے، اس لئے اگر وہ کسی راستے سے گزریں تو ان کے چلنے کی اطلاع برہمنوں اور ان کی اولادوں کو ہو جائے، اس کے لئے محکوم دراوِڑوں کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ جب چلیں تو اپنے پیروں میں گھنگرو باندھیں۔

انہیں اتنا ذلیل کیا گیا کہ ان کی عورتوں کی عصمت دری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی لڑکیوں اور ایک طرح اپنی بیٹیوں یہاں تک کہ دراوڑوں کی وہ خواتین جو برہمنوں کی مائیں یا بہنیں بن چکی تھیں، ان سب کو جانوروں کی طرح بے حیثیت رکھا ہے۔ عرصہ دراز تک یہ فلسفہ نا قابل فہم رہا کہ:

''برہمن اپنی ماں کو اپنی بی بی کو اپنی بہن کو اور اپنی بیٹی کو کیسے شودر کہہ سکتا ہے؟ یا یہ مان سکتا ہے؟ یا اس کے ساتھ شودر جیسا برتاؤ کیسے کر سکتا ہے؟... ڈی این اے (D.N.A) کا جدید طریقہ تحقیق سامنے آنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان حملہ آور برہمنوں نے جب حملہ کیا تب وہ اپنے ساتھ عورتیں نہیں لائے تھے، وہ اپنے ساتھ صرف شمشیر و سنان لے کر آئے تھے، انہوں نے یہاں کی اصلی باشندہ خواتین کو بچوں کی پیدائش کے لئے استعمال کیا، یہ بات ڈی این اے تحقیق سے ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے برہمنوں کی ماں، بہن، بی بی، بیٹی درحقیت ان کی آریہ اولاد نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی ماں، بہن، بی بی اور بیٹی کو شودر ورن (رنگوں کی بنیاد پر انسانوں کو درجہ بندی) میں رکھا۔'' (برہمن دھرم، مولنوسیوں کو غلام بنانے کا شڑ یںنترص 13 وامن میشرام)

یہیں سے یہ راز بھی اچھی طرح کھل جاتا ہے کہ یہاں بھارت میں عورتوں کے ساتھ ایسا کیوں ہوا کہ انہیں کو میراث سے محروم رکھا گیا، شوہر کی موت کے بعد عورتوں سے زندگی کا حق چھین کر زندہ چتا پر جلنے پر مجبور کیا گیا، انہیں داسی بنایا گیا، بیوہ خواتین کو منحوس سمجھا گیا، انہیں پورا کپڑا پہننے سے روکا گیا، میسور کے علاقہ میں خواتین کو سینہ ڈھکنے پر پابندی رہی۔ عورتوں کی ننگی اور عریاں تصاویر اور مجسمے بنائے گئے، اجنتا، الورا، الفینٹا کی گفاؤوں میں جانوروں سے بھی زیادہ بے حجابانہ مجسمے نصب کیے گئے۔؟ خواتین کے ساتھ نیوگ جیسے ظالمانہ اور غیر انسانی رواج کو اختیار کیا گیا۔ موجودہ دور میں ملک کے مختلف مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات میں عصمت دری کے واقعات پر وہ رنج کے بجائے فتح کا مظاہر کرتے نظر آتی ہیں، زناکاروں اور بلتکاروں کو مذہبی پیشوا، یا پھر سیاسی مقتدا کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ آرین یہاں کسی قوم سے تعلق رکھنے والی خواتین کو اپنی اولاد نہیں سمجھتے ہیں۔

شُوْدُرْ کا مطلب

وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں۔

''سنسکرت میں لفظ شودر کا مطلب وہ اولادیں ہیں جو برہمنوں کی غیر ہندو درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پس ماندہ اقوام سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں شودر کا مطلب حرامی اولاد ہیں، برہمنی سماجی نظام میں شودروں کو انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ درج فہرست ذاتیں، قبائل اور پس ماندہ اقوام ہندوستان کے اصل باشندے ہیں، اس لئے وہ اپنے ماں باپ کو جانتے ہیں، یہ لوگ حرامی اولاد نہیں ہیں، لیکن شودر نہ تو درج فہرست ذاتوں، قائل اور پس ماندہ اقوام کے ساتھ ہیں اور نہ دوبار پیدا ہوئی ذاتوں کے ساتھ۔ بلکہ ان سے دونوں نفرت کرتی ہیں، ان کی حالت اس قدر قابل رحم ہے، اس کے باوجود شودر برہمنی نظام کے ساتھ چلنا پسند کرتے، حالانکہ اس نے اس کو اس قدر نچلا مقام عطا کیا ہے۔''

(برہمنیت 138 / وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 1091۔ 7 واں کراس پیلیس لور آچاریہ چارڈس بنگلور۔ ترجمہ عبداللہ دانش)

منوواد کے خلاف پہلی طاقت ورتحریک

ظالمانہ منووادی نظام کے خلاف اولاسب سے زیادہ طاقت ورتحریک مہا تما بدھ اور مہاویرجین کے ذریعہ برپا کی گئی۔ وامن میشرام لکھتے ہیں۔

''جب اصل باشندوں کی طرف سے جوابی کاروائی ہوئی تب اس کاروائی کی قیادت تتھا گت بدھ اور مہاویر نے کیا۔۔اس تحریک میں وہ کامیاب رہے اور انقلاب آیا۔'' (برہمن دھرم،مولنوسیوں کو غلام بنانے کا شڑ یںتر ص13 و14 / وامن میشرام)

وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں۔

''گوتم بدھ کی برہمن مخالف تحریک سب سے اولین عظیم اور سب سے مشہور تھی ،جس نے عملی طور پر اسی سرزمین سے برہمنوں کا صفایا کردیا تھا۔'' (برہمنیت ص17 / تالیف:وی ٹی راج شیکھر، دلت ساہتیہ اکادمی بنگلور۔ مترجم عبداللہ دانش)

مہا تما بدھ کے پیروکار، مہاراجہ اشوک نے بدھ ازم کے اصولوں کے مطابق برہمنیت کے خلاف جو کارروائی کی ؛ اسے ذیل میں رام پنیانی کی ایک تحقیقی تحریر سے سمجھیں:

''..اشوک نے مذہبی مناسک ومواقع کے دوران جانوروں کی بلی دینے (دیوی، دیوتاؤں کے نام پران کی پوجا کے لئے جانور کو مارنے) پر پابندی لگادی تھی۔اس سے برہمنوں کی آمدنی میں کمی آئی۔ بودھ مذہب کی توسیع کے سبب ورن (اعلی ذات) اور ذات برادری میں انسانوں کی طبقاتی تقسیم کا نظام کمزور پڑی۔جس مذہبی بہاؤ کو فرقہ پرست طاقتیں ویدِک دھرم (ویدوں پر مبنی مذہب) بتارہی ہیں وہ دراصل اُس دور میں مؤثر برہمنیت تھا۔''(رام پُنیانی،مضمون' کیا اشوک کے بودھ دھرم سیو کار کرنے اور اہنسا کو بڑھاوا دینے سے بھارت کمزور ہوا؟'' شریک اشاعت: ماسک پتر کا'رن بھارت' اگست 2016ء ص49 / 48)

گوتم بدھ کی تحریک کو منووادیوں یا برہمنوں نے پوری طرح تباہ کردیا

مہاتما گوتم بدھ کی تحریک کو کس طرح برہمنوں نے ختم کیا؟ ذیل میں اس کو سمجھیں۔ وامن میشرام لکھتے ہیں:

''بدھ نے انقلاب برپا کی ،اس سے جو نتائج نکلے اس کو بَرہمنوں نے کبھی منظوری نہیں دی۔اندر گھس کر اُس انقلاب کے خلاف میں ردعمل کی تیاری کرتے رہے۔ برہمن لوگ بدھ کے بھکشو سنگھ (درویش گروہ) میں گھس گئے۔ان کے انقلابی تصورات میں ملاوٹ کی۔....بھکشو سنگھ (درویش گروہ) کو جاری رکھنے کے لئے' وِنے پٹک' (مرکزی کتاب) تھی،اس وِنے پٹھک میں بھکشوں کے لئے قوانین تھے،اس میں لکھا تھا کہ اس نظریہ کو عوامی زبان میں عام کرو۔.. بدھ نے سنسکِرت زبان میں تبلیغ اور اشاعت پر پابندی لگائی تھی،...اس لئے پابندی نہیں لگائی تھی کہ وہ سنسکِرت کے مخالف تھے، بلکہ اس لئے کہ سنسکِرت عوامی زبان نہیں ہے، بلکہ وہ کچھ لوگوں کی زبان تھی، اور اس زبان کا استعمال برہمن ہمیں بے وقوف بنانے کے لئے کیا کرتے تھے۔ بدھ کے بعد بھکشو سنگھ (درویش گروہ) کے اس قانون کو بدل دیا گیا،جس کے اہتمام کی شدت سے ہدایت کی گئی تھی، اس قانون کو بدل دیا،اور لکھا کہ اگر ضروری ہوا تو سنسکِرت زبان میں پرتبلیغ کی جاسکتی ہے،اس طرح بدھ کے انقلابی نظریہ میں تحریف کردی گئی، ملاوٹ بھرے فیصلے بدھ کے بعد ہوئے،جس کا نتیجہ موریہ سامراج (موریہ بدھسٹ سلطنت) کے خاتمہ کی صورت میں برآمد ہوا۔مہاپَنڈم نام کے بدھ راجا کا قتل چانکیا نام کے برہمن نے کیا،اور اس کے بعد موریہ سلطنت کا

آخری راجا بـرُھ دَرُتھ کا قتل پُشُپ مِتُرُ شُنُگ نام کے برہمن نے کیا،...اس انقلاب کا خطرناک نتیجہ یہ ہوا کہ شُوڈر کو سلطان ،حاکم بننے کے حق سے محروم کر دیا گیا، مَنُو اسمرتی میں لکھا گیا کہ:شُدُر کو ہتھیار رکھنے کا حق نہیں ہے،....انقلاب کے بعد مَنُو اسمِرت ِ، رامائن، مہا بھارت اور گیتا لکھی گئیں، پُرانوں (مذہبی کتب) میں ایک پیغام دیا گیا کہ اگر دشمن کو مفتوح کرنا ہو تو دشمن کو تقسیم کرو، ان کو توڑ، پھوڑ اور ان پر فتح حاصل کرو۔''

(برہمن دھرم، مولنوسیوں کو غلام بنانے کا شڑ یںتر ص15 و16 / وامن میشرام)

بودھ ازم کے خلاف برہمنوں کی سازش اور بغاوت کی وجہ ذکر کرتے ہوئے رام پُپیانی لکھتے ہیں۔

''.....اشوک کی سلطنت میں انقلابی تحریک شروع ہوئی۔انقلابی تحریک کی قیادت کی اشوک کے پوتے ''بـرُھـدِرُتھ'' کے سپہ سالار اعظم ''پُشُمِتُرُ شُنُگ' نے، جو کہ ایک برہمن تھا۔اس نے شہنشاہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اشوک کی سلطنت کے سِندھ کے حصے میں شُنگ وَنش (برہمنوں کا ایک خاندانی سلسلہ) کی حکومت کی بنیاد رکھی۔اس انقلابی تحریک کے نتائج اس صورت میں برآمد ہوئے کہ بودھ مذہب اس کے اصل ملک سے غائب ہو گیا۔امبیڈکر لکھتے ہیں:'شہنشاہ اشوک نے جانوروں کی بلی دینے پر پوری طرح پابندی لگا دی۔اس کی وجہ سے لوگوں نے مذہبی اعمال ومناسک کی ادائیگی و تکمیل کے لیے برہمنوں کو بُلا نا بند کر دیا۔برہمن پُرُوہِت (مذہبی پیشوا) بے روزگار ہو گئے۔ان کی اہمیت اور اکرام و تعظیم بھی کم ہو گئی۔اس لیے برہمنوں نے موریہ شہنشاہ ''بِرُھِ دِرتھ'' کے خلاف ''پُشُمِتُرُ شُنُگ'' کی قیادت میں بغاوت کی۔شُنگ ایک سامُوادی برہمن تھا اور ''بِرُھِ دِرتھ'' کی فوج کا سپہ سالار اعظم تھا۔''

(را ئـٹـنگ ایـنڈ اسپیچیز، کھنڈ3/ پرشٹ 167/)''رام پُپیانی، مضمون'کیا اشوک کے بودھ دھرم سیو کا رکرنے اور اہنسا کو بڑھاوا دینے سے بھارت کمزور ہوا؟''شریک اشاعت:ماسک پتر کا'رن بھارت'اگست 2016ص49/ 48/اشاعت پہاڑ گنج تھانہ کے سامنے، نئی دلی 55/)

''برہمنیت نے بدھ مت جیسے سب سے زیادہ طاقت ور مذہب کو شکست دے دی، اور اسے ہندستان سے ملک بدر کر دیا۔...''

(برہمنیت ص164 /تالیف:وی ٹی راج شیکھر، دلت ساہتیہ اکادمی بنگلور۔مترجم عبداللہ دانش)

اس کے بعد آریوں و برہمنوں کی شاندار فتح اور مولنواسیوں کی رسوا کن شکست کو بیان کرنے والی کہانی مہا بھارت لکھی گئی اور مولنواسیوں کو تہذیبی، فکری اور عملی غلام بنانے کے لئے منواسمرتی، گیتا، وید، رمائین وغیرہ کتابیں لکھوائیں گئی۔رامائیں میں مہاتما بدھ کے بارے میں رام کی زبان سے کتنا غلط جملہ کہلوایا گیا؟ اسے وی ٹی راج شیکھر کسی مصدری کتاب سے نقل کرتے ہیں۔

''رامائین میں رام کی زبانی کہلوایا گیا کہ بدھ ایک چور ہے، تتھاگت بدھ ملحد یا کافر ہے۔'' (برہمنیت ص46 وی ٹی رج شیکھر)

برہمنیت کے خلاف مہاتما گرونانک کی تحریک

برہمنوں کے ذریعہ ملک میں انسانوں کی طبقاتی تقسیم کے خلاف بڑی تحریکوں میں بدھ مت اور جین مت کے بعد گرونانک کی تحریک کا نام آتا ہے۔آپ نے بت پرستی اور انگنت خداؤوں کا انکار کر کے ایک خدا کے سامنے تمام انسانوں کو جھکنے کی تلقین کی، پیدائش کے لحاظ سے تمام انسانوں کو برابر قرار دیا، موت کے بعد دنیا میں کئے گئے اخلاق و محاسن پر آخرت میں جزاء اور بد اخلاقی اور فساد پر سزاء کا عقیدہ پیش کیا۔ صدقہ، خیرات، غریب پروری کی تعلیم دی۔ (الموسعة الميسرة ج 2ص765)

گرونانک کی تحریک بہت پہلے ہی برہمنی سازش کا شکار ہو چکی تھی۔لیکن 1984ء کے بعد برہمنوں نے سکھوں پر ایسا شکنجہ کسا کہ وہ برہمنوں کے تقریباً غلام بنا لئے گئے اور ذات برادری کی برائی ان میں گھس آئی۔

’’برہمنوں نے 1984ء میں بلیواسٹار آپریشن کے ذریعہ سکھوں کو تباہ کیا۔... عظیم سکھ سنت بھنڈراوالے جن کا مقام گرو گووند سنگھ کے بعد آتا ہے، انہیں فوجی آپریشن میں قتل کر دیا گیا، جو انقلابی سکھ مذہب؛ مظلوم دلتوں کو اعلیٰ ذات کے پنجوں سے آزاد کرانے کے لئے وجود میں آیا تھا، اس نے بلیواسٹار آپریشن کے وقت آخری مقاومت پیش کی۔ اس کے بعد اعلیٰ ذات کے سکھوں نے ہندوؤں کے سامنے سپر ڈال دیا، اور ان کے ذاتی محافظ بن گئے، یہاں تک کہ وہ مسلم مخالف بن گئے۔ [ڈاکٹر کے کے سدھو؛ ویدکوں نے کس طرح سکھوں کو مسلم مخالف بنا دیا، دلت ساہتیہ اکیڈمی 2002ء] سکھ مذہب اس وقت پوری طرح غلام بنالیا گیا ہے۔ اب ہم سکھ مذہب سے تمام امیدیں کھو چکے ہیں، ایک عظیم مذہب کو سادہ طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

(برہمنیت ص 127/ وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 1091۔ 7واں کراس پیلیس لور آچاریہ چارڈس بنگلور)

انصاف اور مساوات کا مدّعی کرشچینِٹی پر برہمنیت کا شکنجہ

کرشچِنِیٹی انصاف اور مساوات کی تعلیم و تلقین کے ساتھ ہی ملک میں میڈیکل اور دیگر رفاہی خدمات میں مصروف ہے، اس طرح لوگوں کا احساس ہے کہ وہ برہمن واد کی نظر بد سے محفوظ ہے، اس کے ذریعہ ملک میں مساوات اور انصاف کا قیام ممکن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسیحیت (Christianity) کو بھی برہمنیت اور منواد نے اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہے۔ وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں:

’’ہندوستان کے کسی بھی اعلیٰ معیار کے عیسائی ادارے میں جایئے، خاص طور سے کانوینٹ اسکولوں میں اور کالجوں میں جایئے اور دیکھئے کہ ان اداروں کا مکمل استعمال کون سے طلبہ کر رہے ہیں؟ ان میں زیادہ تر برہمن اور اعلیٰ ذاتوں کے طلباء ہوتے ہیں۔ درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام سے تعلق رکھنے والے طلبہ ان اداروں میں داخلہ نہیں پاتے۔ ان اداروں کی عیسائی انتظامیہ خود دلتوں کے خلاف ہے۔ یہاں تک کہ ان کے اپنے ہم مذہب دلت عیسائی طلبہ بھی ان اداروں میں داخلہ حاصل نہیں کر پاتے ہیں، (عیسائی اور دلتوں کی نجات؛ دلت ساہتیہ اکیڈمی 2000ء) برطانوی دورِ حکومت میں برہمن اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے، انہیں لوگوں کو سب سے پہلے انگریزی تعلیم حاصل ہوئی، اور اسی وجہ سے انہی لوگوں کو سب سے پہلے برطانوی حکومت میں نوکریاں حاصل ہوئیں۔‘‘

(برہمنیت ص 130/ وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 1091۔ 7واں کراس پیلیس لور آچاریہ چارڈس بنگلور)

خط کشیدہ تحریر میں پیش کیا گیا خیال تھوڑی سی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیوں کہ کچھ اداروں میں جو صرف برہمن اور اعلیٰ طبقے کے طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ کرشچینٹی میں عام معاشرتی مسائل حل کرنے صلاحیت نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے معتقدات کو انسانی عقل درست مان سکتی ہے۔ کرشچِنٹی کو یقین ہے کہ اگر مالدار آبادیوں اور اعلیٰ ذات کے لوگوں کے معتقدات کو نظر انداز کر کے انہیں تبدیلی مذہب کی تلقین کریں گے، تو ان کی یہ کوشش مضر ثابت ہوگی۔ بریں بنا برہمن اور دوسری سمجھ دار اقوام میں سیکولر بن کر خالص عصری تعلیم کے عنوان سے انہیں اپنا ممنون بنا کر ان کی مالی و اخلاقی مدد لینا اور ان کی امداد سے غریب اور پسماندہ اقوام میں تعلیم اور دوسرے رفاہی کاموں کے ذریعہ تبدیلیٔ مذہب (Conversion) کرانا کرشچِنٹِی کا نصب العین ہے۔ اس لئے وہ اسی منصوبے کے مطابق اپنے اداروں میں طلباء کو داخلہ دیتے ہیں۔ متمول علاقوں میں طلباء کے عقائد کی پوری رعایت کرتے ہوئے، تبدیلیٔ مذہب کے بجائے تجارتی انداز (Commercial method) میں بہتر عصری تعلیم کے ذریعہ ان کو اپنا مددگار بناتے ہیں۔

ان کے ذریعہ حاصل ہونے والے روپیوں اور تعاون کو غریب و پسماندہ بستیوں میں تعلیم کے ساتھ تبدیلئ مذہب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
کرشچنیٹی کے برخلاف اسلامی تعلیمات؛ اعلی ترین عقل کو قائل کرتی اور معاشرتی ضروریات اور مسائل کو حل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔اس لئے جہاں کم فہم لوگوں کو اسلام پیش کیا جاتا ہے، وہیں اعلی ترین دماغوں کو بھی اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ وی ٹی راج شیکھر صاحب خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ برہمنیت کا طاقت ور دشمن اسلام ہے۔اسلام کے امن، مساوات اور انصاف پر مبنی طاقت ور منطقی اصولوں کی وجہ سے برہمنیت کی تمام سازشیں ناکام ہوتی رہتی ہیں۔
الغرض! میسیحیت (Christianity) میں انصاف و مساوات کی کچھ امید تھی، لیکن وہ بھی بُری طرح برہمنیت کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔گویا کرسچنیٹی پر بھی برہمنیت نے فتح حاصل کر لی ہے۔وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں۔
''عیسائی لوگ ہندوستان کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور باشعور لوگ ہیں، اگر ذہین لوگوں کا ایسا گروہ جن کا جال طول و عرض میں پھیلا ہوا ہو، اور وہ برہمنیت کے خطرے کو سمجھ نہ سکے، تو آپ ناخواندہ اور غربت کے مارے بے شعور درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام کی صورتحال کا کیسے اندازہ لگا سکتے ہیں؟''
(برہمنیت ص 128 / وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 1091-7 واں کراس پیلیس لورآچاریہ چارڈس بنگلور)
''یاد رکھئے! فتح یاب برہمنیت کبھی جزوی شکست سے دوچار نہیں ہوئی، ایک مرتبہ بھی نہیں، ان کے سامنے سب سے بڑا روڑا بدھ مت تھا، جب انہوں نے ایک مرتبہ اسے تباہ کر دیا اور اسے ہندوستان سے باہر کر دیا، تو اس کے بعد انہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی، بے شمار برہمن مخالف تحریکیں گرونانک، مہاتما پھولے، بسویشورا، سر نارائین گرو، پیریار ای وی راما سوامی اور امبیڈکر نے چلائیں۔لیکن برہمنوں نے ان میں سے ہر ایک کو ہندوستانی معاشرے کی نسلی تضادات کا استعمال کر کے تباہ کر دیا، اب جب کہ وہ حکمراں بن چکے ہیں، اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے، اور اس سے بڑھ کر تمام ذرائع ابلاغ برہمنوں کے قبضے میں آتے چلے جا رہے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ برہمنوں کو کس طرح بے دخل کیا جا سکتا ہے؟۔'' (برہمنیت ص 133 وی ٹی راج شیکھر)

منوواد کے خلاف دوسری تحریکیں

منوواد کے خلاف ملک میں بے شمار تحریکیں کھڑی ہوئیں، لیکن تمام تحریکوں میں منوواد نے گھس کر اس کی قیادت کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور پھر ان سب کو اپنے میں لین یعنی ضم کر لیا۔وی ٹی راج شیکھر لکھتے ہیں کہ:
''....ہندوستان میں سماجی انصاف کی ہر تحریک جین مت اور بدھ مت سے لیکر آج تک، برہمن مخالفت کی شکل اختیار کرتی رہی ہے، صرف پیریار اور ہم ہی نہیں ہیں جو برہمنوں اور برہمنیت کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔جیسا کہ جگ جیون رام نے کہا تھا: 'سماجی مساوات کی کوئی بھی تحریک اپنی فطرت میں برہمن مخالف ہونی چاہئے'...ہندوستان میں ہر سماجی تہذیبی اور مذہبی تحریک بھی اپنی فطرت اور مواد کے لحاظ سے برہمن مخالف تھی، ..کوئی واحد ہندوستانی تحریک بتائیں جو اپنی فطرت اور مواد کے لحاظ سے برہمن مخالف نہ رہی ہو؟ ویر پر شیو تحریک، گرونانک، مہاتما پھولے، شری نارائنا گرو، ڈاکٹر امبیڈکر، پیریار ای وی راما سوامی، لوہیا، دلت پینتھرس یا اس طرح کی اور یہ تمام اپنی روح کے اعتبار سے برہمن مخالف تھیں۔'' (برہمنیت ص 18 / وی ٹی راج شیکھر)

''سوامی دھرم تیرتھ کے زمانہ کی مشہور کتاب 'ہندو آمریت کی تاریخ' History of Hindu Imperialism [دلت ایجوکیشنل لٹریچر سینٹر، پوسٹ باکس 2296 مدراس 600023، 1992ءایڈیشن ص280] کے مصنف اور ایک نائر اور یہاں تک کہ نائروں کی طرح غیر برہمن بھی، برہمنیت کی تنقید کرنے میں ہماری ہمنوائی کیا کرتے ہیں۔ کیرل کے نائروں پر ایک انگریزی کتاب میں ایک برہمن کو یہ کہتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ: 'اگر کوئی نائر یونیورسٹی گریجویٹ ہو جائے تو میں اپنی مونچھ مونڈا دوں گا۔'' (برہمنیت ص112 وی ٹی راج شیکھر)

''بال ٹھاکرے کی مثال۔...آزادی سے قبل بال ٹھاکرے کے والد پربودھن ٹھاکرے مہاراشٹر کی برہمن مخالف تحریک کے رہنما تھے، اپنی برہمن مخالف سرگرمیوں کے لئے انہوں نے ایک اخبار بھی شروع کیا تھا۔لیکن ان کا بیٹا کیا کر رہا ہے؟.....دوسری مثال تمل ناڈو کی دونوں جماعتوں ڈی ایم کے (D.M.K.) اور اے ڈی ایم کے (A.D.M.K.) کی ہے، جو کہ پیریار کی برہمنیت مخالف سخت گیر تحریک سے پیدا ہوئی ہیں۔کس طرح بال ٹھاکرے اور تمل ناڈو کے رہنماؤں نے اپنے آپ کو برہمنوں کے تلوے چاٹنے والوں کی شکل میں تبدیل کرلیا؟'' (برہمنیت ص114 /وی ٹی راج شیکھر)

''مہاراشٹر میں شودر مراٹھی برہمنوں کے سب سے بڑے دشمن ہوا کرتے تھے، مشہور ترین مراٹھا قائد شیواجی برہمنی ریشہ دوانیوں کا شکار رہے، لیکن وہی مراٹھے برہمنوں کے سب سے زیادہ وفادار نوکر بن گئے ہیں،...پسماندہ تحریک ہلاک کر دی گئی...آج پسماندہ طبقات کے لوگ برہمنوں کا جوتا ڈھونے میں مصروف ہیں، ان کے پاس دماغ تو دور کی بات ہے، ان کے پاس وقت کہاں ہے کہ وہ پسماندہ تحریک کے سلسلے میں غور کرسکیں۔؟....پسماندہ طبقات کے معاملے میں کامیابی کے بعد اب ہندو نازی؛ دلت تحریک پر بلڈوزر چلا کر تباہ کرنا چاہتے ہیں۔دلتوں اور قبائلی اقوام کی تمام تر قیادت کو بدعنوان بنا دیا گیا ہے، اور ان کے ساتھ تعاون کیا جارہا ہے۔تعلیم یافتہ اور نوکری پیشہ دلت اور قبائلی حضرات اپنی جڑوں کو بھول گئے ہیں، انہوں نے اعلی ذات کی ہندو لڑکیوں سے شادی کرلی ہے، اور ہندو طرز زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر امبیڈکر کی تحریک بھی زوال کے عمل سے دوچار ہے۔'' (برہمنیت ص137 و138 وی ٹی راج شیکھر)

''حقیقت یہ ہے کہ ان (تمام انصاف پسند اصلاحی) گروہوں میں برہمن موجود ہیں، برہمن بغیر برہمنیت کا وجود ممکن نہیں ہے، لیکن چونکہ برہمن ایک بزدل گروہ ہیں، اس لئے برہمنیت کے شکار لوگوں کے ساتھ عملی جنگ میں خود شامل نہیں ہوتے۔یہ ذمہ داری غیر برہمنوں یعنی شودروں کے ذریعے ادا کراتے ہیں،...یہی وجہ ہے کہ کرناٹک میں دو بااثر شودر ذاتیں لنگایت اور وکالیگا، آندھرا پردیش میں ریڈی اور کھمبا پسماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور مسلمانوں پر ظلم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔..ہندوستان کی نازی جماعتوں مثلاً آر ایس ایس (R.S.S.) بی جے پی (B.J.P.) اور شیوسینا کی مقبولیت میں اچانک اضافے کا یہی راز ہے۔''

(برہمنیت ص114 وی ٹی راج شیکھر)

منوواد کی راہ میں اسلام کی آہنی دیوار

''ہندوستان کے ہندو نازیوں کو پاس نہ کوئی مستقل فلسفہ ہے، نہ مستقل دوست اور نہ مستقل دشمن ہیں۔ان کے پاس محض مستقل مفادات ہیں، چونکہ ان کا بنیادی مفاد اپنے نفرت کے فلسفے کی حفاظت اور اسے جاری رکھنے میں ہے، جو انہیں حکمراں کی حیثیت میں بنائے رکھتا ہے، اس لئے وہ حالات کے بدلنے کے ساتھ اپنے آپ کو تبدیل کرلیتے ہیں۔'' (برہمنیت ص154 وی ٹی راج شیکھر)

منوواد کے ظالمانہ عزائم کی راہ میں سب سے طاقتور مانع اسلام ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ۔ میراث، زکوۃ، صدقہ، خیرات، کفارہ، فدیہ، تجارت میں دولت کو مشغول کر کے دولت کی تقسیم کا نظام پیش کرتا ہے، اسی کے ساتھ یہ تصور بھی دیتا ہے کہ چند دولت مندوں کے ہاتھوں میں دولت نہ رُکی رہ جائے بلکہ یہ دولت سماج میں گردش کرتی ہے۔ (سورہ الحشر آیت 7) سودی نظام اور سودی کاروبار سے دولت کا بہاؤ ایک طرف ہوجاتا ہے، اس لئے اسلام نے اس نظام کی جڑ کو کاٹ دیا، اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کو خدا اور رسول ؐ کا باغی اور جنگی مجرم قرار دیا، بغیر سود کے قرض کی دینے کی تاکید کے ساتھ ہی قرض دار کو مہلت دینے پر فضیلت سنائی۔ (بقرۃ آیات 275 تا 270) مالیالت کے سلسلے میں اسلام کے ان پاکیزہ و منصفانہ نظام تقسیم کے برخلاف منوواد نے ملک کی اربوں ارب کی دولت کو عبادت خانوں کی کال کوٹھریوں میں جمع کر رکھا ہے، اور جو سرکاری خزانہ میں موجود ہے، اس کی بڑی مقدار کو کمبھوں اور سِنہَستھوں میں پانی کی طرح ضائع کیا یا پھر سمیٹا جارہا ہے۔ انسانی معاشرہ کی گمراہی و تباہی اور انسانوں کو انسان کی غلامی کی بنیادی وجہ بتلا کر اسلام بت پرستی کی سخت مذمت کرتا ہے۔ (سورہ ابراہیم آیت ،30، 35، 36 نوح آیت 24 یوسف آیت 40 اعراف آیت 71)

قرآن مجید میں جوا، شراب، اور بتوں کے چڑھاوے کو ناپاک و نجس کہہ کر انہیں شیطانی کام قرار دیا گیا۔ (بقرہ آیت نمبر 90) محنت کر کے اپنے ہاتھ کی کمائی کو سب سے زیادہ پاکیزہ رزق کہا گیا۔ (بخاری حدیث نمبر 2072) اور پاکیزہ روزی کمانے والوں کی خوب حوصلہ افزائی کی گئی (معجم کبیر حدیث نمبر 4616) ملاوٹ حرام خوری سے سختی سے منع کیا گیا (ترمذی حدیث نمبر 1315) دھوکہ اور لوٹ کرنے والوں کو اسلامی معاشرے سے خارج مانا گیا (ابن ماجہ حدیث نمبر 3937) صحیح ناپ تول کو رحمت و برکت کا سبب اور کمی، زیادتی کو فساد قرار دے عذاب الٰہی کے نزول کا سبب بتایا گیا (الاعراف آیت نمبر 85 ھود آیت نمبر 85 الشعراء آیات 181 و 182 و 183 و) لوگوں کو ہمیشہ سچ بولنے کا پابند بنایا گیا (مسلم حدیث نمبر 6805) بات چیت میں نرم خوئی کی ہدایت دی گئی (اٰعمران آیت 159) معاف کرنے اور زیادتیوں کو نظر انداز اور صبر و تحمل کا حکم فرمایا گیا (المعارج آیت نمبر 5 اٰل عمران آیت ,159 ,186 الاعراف آیت نمبر 199 النحل آیت نمبر 85 حمٓ سجدہ آیت نمبر 35 حجر آیت نمبر 75) امانتوں کی حفاظت کی تاکید کی گئی (البقرہ آیت نمبر 283) چغل خور کو جنت سے محروم بتایا گیا۔ (مسلم حدیث نمبر 303) پاکی اور صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا (مسلم حدیث نمبر 556) ایک دوسرے کے استہزاء، اتوہین و تذلیل سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا (الحجرات آیت نمبر 11) اللہ کے بندوں کے ساتھ نرم گفتاری کو اللہ کی سنت فرمایا گیا۔ (بخاری حدیث نمبر 6927) دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کرنے کی تاکید کی گئی۔ (المائدہ آیات 1 و 2 و 8) رشتہ دار، یتیم، پڑوسی، ہم سفر ساتھی، مسافر، قرض دار، قیدی، رفاہی کاموں میں مصروف بے روزگار کے لئے اخلاقی و مالی تعاون کی ترغیب دی گئی۔ (البقرہ آیت نمبر 177) سماجی انارکی اور انتشار کے ایک بڑے سبب زنا کاری کو سختی سے روکتے ہوئے اس کے قریب بھی جانے سے منع کیا گیا، اور اسے بُرا راستہ کہا گیا۔ (بنی اسرائیل آیت 32) اس کے بالمقابل نکاح کا پاکیزہ اصول پیش کر کے گھر و معاشرے کو جنت نشان بنانے کا راستہ پیش کیا گیا۔ (النور آیت 32) اپنی بیویوں کے عیوب کے باوجود ان کے ساتھ اچھے انداز میں گزر بسر کا حکم دیا گیا۔ (النساء آیت 19) مرد کے ذمہ عورت کا مہر لازم کیا گیا۔ (النساء 1) رواج کے مطابق عورت کے لئے نان و نفقہ اور سکنی کا انتظام مرد کے ذمہ کیا گیا۔ (البقرۃ 233) جو اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرے اسے بہترین انسان بتایا گیا، (ابن ماجہ 1977) عورتوں کو رسوا کرنے اور تہمت لگانے والے کے خلاف شدید وعید سنا کر سخت سزاء کا حکم دیا گیا۔ (النور آیت نمبر 4) بیوی کے مال اس کی ملکیت قرار دکر کسی کو خاتون کے مال پر قبضہ کرنے سے روکا گیا۔ (النساء 32) بیوی، بیٹی، ماں، بہن، سب کے لئے باپ، بھائی، شوہر،

بیٹے کی میراث میں حصے مقرر کئے گئے ۔(النساء 7) یہ بتایا گیا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ۔(کنزالعمال حدیث نمبر 45439)
لڑکیوں کی تعلیم وتربیت، ان کے ساتھ انصاف و برابری کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو باپ لڑکوں کولڑکی پر ترجیح نہ دے تو لڑکیاں
جنت میں والدین کے داخلہ کا سبب ہوں گی ۔(ابوداود حدیث نمبر 5146 بخاری حدیث نمبر 1418 و مسلم) انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ
پورے ملک میں صرف مسلمان ایسی قوم ہے جس میں خانگی تنازعات (Domestic violence) کی شرح تمام قوموں سے کم ہے ۔
اورسب سے بڑی بات یہ ہے کہ منوواد کے ذریعہ انسانوں کی طبقاتی تقسیم اور ناانصافی وغیرہ کے خلاف تمام انسانوں کو اسلام ایک ماں باپ
کی اولاد کہتا ہے ۔(سورہ نساء آیت نمبر 1) کوئی کسی خاندان یا قبیلہ کا ہونے کی وجہ سے دوسرے کسی انسان سے افضل نہیں ہے، بلکہ افضل انسان وہ
ہے، جو خدا کے سامنے جواب دینے کے عقیدے کے ساتھ جرائم سے بچتا اور پاکیزہ زندگی گزارتا ہو ۔(سورہ حجرات آیت 26) تمام انسانوں کو ایک
ماں باپ کی اولاد تو کہتا ہی ہے، اور جو لوگ اسلام کو مانتے ہیں ان تمام کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیتا ہے ۔ اسلام کے اس تصور
(Concept) و تعلیم کی وجہ سے منوواد کے تمام پاکھنڈ اور انسانوں کو تقسیم کرنے والی تمام شطرنجی چالیں تارِ عنکبوت کی طرح فنا ہو جاتی ہیں ۔
قرآن اعلان کرتا ہے کہ انما المؤمنون اخوۃ ﴿10﴾ الحجرات ''مسلمان تو سب بھائی ہیں'' ۔اس اعلان کے ساتھ ہی اسلام
اپنے ماننے والوں کو دن رات میں پانچ مرتبہ محلّہ، بستی کے مسلمانوں کو ایک جگہ باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جمع ہونے ہونے کا لازمی
حکم دیتا ہے ۔اس حکم کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں صرف مسلم قوم ہی رنگ، نسل، خاندان، برادری، امیر، غریب کی تفریق کو ختم کرکے اپنی امت
(Community) کے ہر فرد کو اپنائیت کی ایک لڑی میں پرونے اور متحد (United) رہنے کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے ۔
سرکاری ملازمتوں، تجارتوں، کاشت کاری کے فقدان، مسلسل دنگوں کے ذریعہ املاک کو ختم کرنے کی سازشوں وکوششوں کے باوجود،
مالیات کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کی وجہ سے ہندستان میں مسلمان یہی نہیں کہ اپنے تشخصات کے ساتھ زندہ ہے بلکہ محلّہ، بستی، شہر
، ہر مقام پر چھوٹے بڑے تعلیمی ورفاہی، ملکی اور بین الاقوامی سطح کے ادارے اور یونیورسٹیز (Universities) بھی چلا رہا ہے ۔
اور اپنے تشخصات وامتیازات کے ساتھ اس کے باقی رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں ہر فرد مذہبی نقطۂ نظر سے اپنے
انجام وعواقب کے سلسلے میں اپنے مذہبی تعلیمات سے مضبوطی کے ساتھ جڑا ہوا ہے ۔ایسا نہیں ہے کہ کوئی بڑا مذہبی پیشوا اسلام کے خلاف کسی
بات کی تعلیم دے اور وہ اسے تسلیم کرلے ۔ بلکہ وہ اپنے مذہبی مقتداؤں کی اُسی بات کو قبول کرتا ہے جو اس کے دین وشریعت کی تعلیم ہوتی ہے ۔
جب کہ دوسری قومیں برہمنی تہذیب میں اس وجہ سے ضم ہوگئیں کیونکہ برہمن اپنے کو چھپا کر اُن کے مقتدا بن گئے اور ان قوموں نے اپنے
مقتدوں کی باتوں کو ہی اپنا دین سمجھ لیا ۔اور گھوم پھر کر دوبارہ برہمنی جال میں پھنس گئے اور اپنے تشخصات کو نہیں باقی رکھ سکے ۔قرآن میں اس
غلطی سے بچنے کی سختی سے تعلیم دی گئی و لا یتخذ بعضُنا بعضاً اربابا من دون اللہ (آل عمران آیت نمبر 64) (اللہ کو
چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رَبّ نہ بنائیں) کیوں کہ یہ تضلیل اور گمراہی کا ایسا عامل ہے کہ جس میں انسان اپنی خواہشات اور سماجی حیثیت
اور باپ داداؤں کی کرامتوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے دماغ کا عنان کردار (Remote control) پیشوایانِ بستی کے ہاتھوں میں
دے دیتا ہے ۔اور وہ اس کی خواہشات، سماجی رتبے، اور نسبی کرامت، سب کا دیوالیہ نکال دیتے ہیں ۔ چوں کی اس کا دماغ اس کے سر میں
نہیں ہوتا ہے، اس لئے اس کو اپنے زیاں کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے ۔

منوواد کا اسلام پر حملہ

وی ٹی راج شیکھر ملک کے کمزور و مظلوم طبقات کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

'' آریائی حملہ آوروں کے خلاف ہماری مدافعت میں مسلمان ہماری حمایت کررہے ہیں، جن کا مذہب اسلام رواداری اور عالمی اخوت کا علمبردار ہے، اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ مظلوموں (مستضعفین) کی جدوجہد میں ان کی حمایت کریں۔ اسلام مکمل طور پر نسل پرستی، نازیت، فسطائیت وغیرہ کا مخالف ہے۔'' (برہمنیت ص68 وی ٹی راج شیکھر)

اسلام کی انہیں اخلاقی اور انسانی تعلیم کی وجہ سے مسلمانوں نے ملک کی کمزور برادریوں اور ان کے رہنماؤں کو بھرپور سہارا دیا۔

''دلتوں کو ووٹ کا حق دلانے کے لئے لندن میں بابا صاحب امبیڈکر کو مسلمانوں نے تعاون دیا۔ بنگال میں آبادی کے 48 فیصد مسلمانوں نے یک طرفہ ووٹ دیکر بابا صاحب امبیڈکر کو قانون ساز ادارے میں پہونچایا، اس وقت کی بات ہے جب کہ خود دلتوں نے بابا صاحب کو ووٹ نہیں دیا تھا، جب بابا صاحب دلتوں کو پانی دِلانے کے لئے ستیا گرہ کررہے تھے، تو اس ستیہ گرہ کے لئے مسلمانوں نے بابا صاحب کو زمین دی۔ جیوتی با پھولے جب پہلی بار اسکول کھول رہے تھے، تو ان کو اسکول کے لئے محمد عثمان شیخ نے زمین دی، اور انہیں پورا تعاون کیا۔ انہیں کی بہن فاطمہ شیخ اپنی جان اور مال کے ساتھ ماتا ساوتری بائی پھولے کی شانہ بشانہ کھڑی رہیں۔''

(پوسٹ: ایڈوکیٹ دولہے سنگھ)

انصاف، مساوات، خواتین کا احترام، غریبوں، بے سہاروں، کے حقوق، خانگی چین وسکون، باہم تعان، اور گمراہی کے قوی عامل مقتدایان بستی کی باتوں کو مذہب اسلام کی کسوٹی پر پرکھ کر قبول یا رد کرنے کی اسلامی تعلیمات نے برہمنوں کو جھنجلاہٹ میں ڈال دیا۔ اس سلسلے میں وی ٹی راج شیکھر کی تحریر کا ایک اقتباس ذیل میں ملاحظہ کریں۔

''اسلام اور ہندو دھرم سانپ اور نیولہ کی طرح ہیں، اسلام کا اخلاقی نظام ہندو دھرم کے بالکل ضد ہے۔ (ایم این رائے: اسلام کا تاریخی کردار، اجنتا پبلیکیشن، دہلی 1981ء) انقلابی اسلام کے اندر اعلی ذات کو لوگوں کے مذہب کو تباہ کرنے کے لئے تمام صلاحتیں موجود ہیں۔ یہ بات ویدک ہندوؤں سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ چونکہ ویدک لوگ دشمن کو پہچان چکے ہیں، اس لئے یہ لوگ اسلام کو تباہ کرنے کے لئے غیر ہندو دلتوں اور درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام کا استعمال کررہے ہیں۔

ویدکوں کی حکمت عملی پر غور کیجئے۔ انہوں نے غیر ہندو دشمنوں، درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام کو مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے استعمال کیا اور اس عمل میں درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام کے لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کئے گئے، گجرات میں گودھرا ریلوے اسٹیشن کے جس واقعہ نے مسلمانوں کی نسل کشی کی شروعات کی اس میں جو لوگ قتل کئے گئے وہ درج فہرست ذاتوں، قبائل اور پسماندہ اقوام کے رام بھگت تھے، اور انہیں ہندوؤں کے غلام کے طور پر استعمال کیا گیا۔ غور کیجئے کہ کتنے خوبصورت اور موثر طریقہ سے انہوں نے معاشرے کو تقسیم کیا اور اپنا قاعدہ نافذ کیا۔ کوئی برہمن، بنیا یا پٹیل قتل نہیں ہوا۔ گجرات کے وزیر اعلی نریندر مودی اور اس کے ساتھ ہندوؤں نے گجرات کے تشدد پر پورے ہندوستان میں ایک قطرہ بھی آنسو نہیں بہایا۔ کسی بھی شنکر آچاریہ نے اس قتل عام پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ وہ تمام خوش تھے۔ اس کے باوجود ہندو کہتے ہیں کہ ان کا مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو عدم تشدد کی نصیحت کرتا ہے..

..یہ ہندو مذہب ہے، نفرت کا ایسا مذہب، جو ہندوؤں کی مقرر کردہ غذا ہے۔''
(برہمنیت ص 129و130 وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیا اکادمی-7.1092واں کراس پیلیس لوور آچارڈس بنگلور 560003 انڈیا۔مترجم عبداللہ دانش
(Emporwer India Press Dignity Centre,2nd Floor,14C,HS Complex,Cubbonpet,B'lore.

برہمن؛ سام، دام، بھید، ڈنڈ اور بھید کے اصولوں سے اپنے خلاف تمام طاقتوں کو فنا کرتے رہے ہیں۔انہوں نے اسلام کو بھی ختم کرنے کے لئے یہی اصول اختیار کیا۔اولا سب سے پہلے انہوں نے مغلوں کو اپنی لڑکیاں دیں۔اوراس طرح برہمن دیوان اور مشیر ہوا کرتے تھے۔(برہمنیت ص131 وی ٹی راج شیکھر)

(جس طرح انصاف ومساوات کی تحریک چلانے والوں کا ناکام بنانے کے لئے، ملک آزاد ہونے کے بعد برہمنوں اور منووادیوں نے اپنی لڑکیوں کی شادیاں دلت رہنماوں سے رچائیں۔[برہمنیت ص138])

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں ملک میں مسلمانوں نے اسلامی قانون کے مطابق ہر طرف امن وانصاف قائم کیا وہیں وہ اپنے کو برہمنی سازش سے نہیں بچا سکے۔اور برہمن خواتین کے ذریعہ اسلام کو منووادی تمدن میں خلط ملط کرنے کے جرائم کے بھی مرتکب ہوئے۔اس سلسلے میں بطور مثال شہنشاہ اکبر کو پیش کیا جاسکتا ہے۔جس نے صرف دین اسلام کو ختم کرنے کے لئے دین الٰہی نامی بددینی شروع کی تھی۔لیکن چوں کہ قرآن کا اعلان ہے ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ (آل عمران آیت نمبر64)(اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رَبّ نہ بنائیں) اسی قانون کے مطابق شیخ احمد سرہندی مجدد الفا ثانیؒ نے جب اسلام کی صحیح تصویر پیش کی تو اتنی بڑی حکومت کی ساری کوششیں کوڑا کرکٹ کی طرح صاف ہوگئیں اوراسلام کے نظام عدل وانصاف سے اورنگزیبؒ کے دور میں برہمن ومنوواد کے ظالمانہ قلعے پھر مسمار ہوگئے ، اس کے بعد انگریزوں کے ذریعہ اسلام کو دیش نکالا کرنے کی کوششیں ہوئیں اور منووادی برہمن؛ آر ایس ایس (R.S.S.) کے نام سے انگریزوں کو خدمت کرتے رہے۔انجام کار بے شمار علماء اوراور مسلمانوں کو قتل کیا گیا اوران کی املاک کو نقصان پہونچایا گیا۔

اسلام کو زمین کے ٹکڑے میں قید کرنے کی برہمنی کوشش

جب ملک کو آزاد ہونے کا وقت قریب آیا تو اس موقع پر مسلمانوں میں اپنا آدمی کھڑا کرکے مسلمانوں کو(بہ لفظ دیگر اسلام کو) دیش نکالا کیا گیا۔ اسلام کا تصور یہ ہے کہ وہ کسی ایک علاقہ اور خطہ میں محدود یا محصور رہنے والا مذہب نہیں ہے۔نہ کسی ایک برادری اور خاندان کے ساتھ خاص ہے، بلکہ یہ عالمی اور دائمی مذہب ہے۔(الفرقان آیت نمبر2 الاعراف158 مسند احمد بخاری حدیث نمبر1739و4406 حدیث نمبر23814) اس قرآنی پیغام کی وجہ سے عام مسلمانوں نے ساورکر، جناح اور دوسرے برہمنی فکر رکھنے والے کسی مسلم قائد کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے اسلامی تشخصات کے ساتھ بھارت میں رہنا پسند کیا۔ورنہ اُس موقع پر بھی برہمنی سازش کامیاب ہوجاتی۔کیوں کہ ایک طرف برہمنی فکر کے حامل مسلمان اسلام کو زمین کے ایک ٹکڑے میں محصور کرتے ہوئے اسلام کی آفاقیت یعنی اسلام کا انکار کرکے اسلام کے نام پر تعمیر ہونے والے ملک میں برہمنیت کو بالادستی دے رہے تھے،تو دوسری طرف مسلم اشرافیہ اور سمجھ بوجھ رکھنے والے مخلص مسلمانوں کو اسلامی ملک نام کے بوچڑ خانے میں بلا کر ایمان داروں سے بھارت کو خالی کرکے بھارت کے برہمنوں کو یہاں کے مول نواسیوں پر حکومت کرنے کا پورا اختیار دے رہے تھے۔بعد میں یہی ہوا کہ جو اسلام تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی کہتا ہے۔(الحجرات آیت10) رنگ، نسل، خاندان اور علاقہ کی بنیاد پر

انسانوں کی تقسیم کا انکار کرتا ہے۔(سورہ حجرات آیت 26) دین کے نام پر ستائے گئے مسلمانوں کو دوسرے مسلم ملکوں کی طرف ہجرت کی تلقین کرتا ہے (النساء آیات 96 تا 100) اور مہاجر مسلمانوں کے تعاون کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔(سورہ الحشر آیات 8 و9) بے سہارا مسلمان بھائیوں کی مدد کی تعلیم دیتا ہے۔(النساء آیت نمبر 75 و76 سورہ آیت نمبر 157) اسی اسلام کے نام پر کھڑا کیا گیا ملک؛ علاقہ، خاندان، کنبہ اور رنگ و نسل کے برہمنی جال میں پوری طرح پھنس گیا۔ آج ایک طرف وڈیرے عیش پوشی کے تمام وسائل پر قابض ہیں، تو دوسری طرف کمزور مسلم برادریوں کی کوئی خبر گیری کرنے والا نہیں ہے۔ یہی نہیں بلکہ اخوۃ اسلامی کے برخلاف علاقہ واد کا زہران کی روحوں میں ایسا بھرا ہوا ہے کہ اپنے ہی ایک جز و بنگلا دیش کو انہوں نے ہر قسم کی سہولیات سے محروم کر کے اس بات پر مجبور کر دیا تھا وہ برہمنی گروہ کے ساتھ کھڑا ہو، اور نام نہاد اسلامی پاکستان سے علیحدہ ہو جائے۔ انجام کار وہاں بھی اسلام مخالف برہمنی نظریات کو استعلاء حاصل ہوا۔ اپنی عیاشی کو دوام دینے کے لئے افغانستان کی اسلامی خلافت کو ختم کرنے میں کھل کر اسلام مخالف قوتوں کی مدد کی۔ نیز ستر سالوں سے کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو زمین کے ٹکڑے میں باندھ کر ان کو بھی اسلام کی آفاقیت سے کاٹ دیا۔ اگر اس ملک کو اسلامی کشمیر سے کچھ بھی ہمدردی ہوتی تو جب منووادیوں نے دفعہ 370 ہٹا کر وہاں مسلمانوں کو عید اور جمعہ، عاشورہ کی تقریبات سے روک دیا تھا، اس وقت اس کے سر پر ضرور جوں رینگتی۔ لیکن اس نے اسلامی کشمیر کی مدد کے بجائے صرف کشمیر کے نام پر دنیا بھر سے بھیک مانگنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس طرح تقسیم وطن کے عنوان سے ساورکر، جناح اور مسلم لیگ نامی برہمنی فکر نے اسلام کو زیر کرنے کی کوشش کی۔

اس کے بعد پھر ملک ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نا ختم ہونے والے خونی فسادات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جب اسلامی تعلیم کے برخلاف برہمنی سوچ کو تقویت پہونچاتے ہوئے اسلام کو پاکستان نامی زمینی ٹکڑے میں قید کرنے کی تحریک شروع ہوئی، تو اس وقت دوقومی نظریہ (Two nation theory) کو زور وشور سے پھیلایا گیا۔ ایک (Nation) مسلمان دوسری غیر مسلم۔ جب کہ بھارت میں تقریبا چھے ہزار سات سو سینتالیس (4743) قومیں رہتی ہیں۔ شعوری غیر شعوری طور پر ان تمام اقوام کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کرنے میں جناح اور پاکستان بنانے والوں نے ساورکر اور دوسرے برہمنوں کی پوری مدد کی۔ چنانچہ بھارت کے برہمنوں نے ملک کی تمام دوسری اقوام کو اپنا غلام بنا کر انہیں مسلمانوں کے خلاف جنگی فوج میں تبدیل کر دیا۔

''معصوم درج فہرست ذاتوں قبائل اور پس ماندہ اقوام کے سیکڑوں افراد کو فریب اور نشہ دیکر ویدک قوتوں نے آر ایس ایس کا پیدل سپاہی بنالیا ہے۔ یہ لوگ نازیوں کے ذریعے بھڑکائی ہوئی جنگ اور تشدد میں موت کا شکار ہوتے ہیں۔'' (برہمنیت ص 155 وی ٹی راج شیکھر)

''مسلمانوں نے ہندوستان پر 800 سو سال تک کی اُن کو غلام بنالیا گیا، اور انہیں کنگال کر دیا گیا ہے، اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کو دہشت گرد، قوم دشمن بتا کر گولی ماردی جاتی ہے۔'' (برہمنیت ص 140 وی ٹی راج شیکھر)

فضلاء مدارس پر برہمنی ڈورے

مسلمانوں نے اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے پورے اخلاص کے ساتھ چندہ کے ذریعہ ملک بھر میں مدارس کا جال بچھایا، لیکن فطرت سے مغائر برہمنی تعلیمات کے خلاف اسلام کی طاقت وراخلاقی تعلیمات کی اشاعت اور اپنی دعوتی ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے معاشرہ میں رائج علمی اور سرکاری سطح پر (سنسکرت آمیز ہندی، انگریزی وغیرہ) دعوتی زبانوں کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ دعوتی زبان سے دوری کے نتیجے میں یہی نہیں کہ فضلاء مدارس؛ برہمنی نظام کے مطابق گداگری اور رہبانیت پر مجبور ہو گئے، بلکہ اسلام کی اشاعت کے لئے دُھنی

(Activist) ہوتے ہوئے بھی مسجد اور مسلمانوں کے سوا ٹیلی ویژن، اخبارات، سوشل میڈیا غرض ہر بڑے پبلک اسٹیج پر اسلام کی نمائندگی سے قاصر ہیں۔ چوں کہ مدارس کی تعلیمی اسناد کو اسکولی نظام کے مطابق کسی مرحلے کی اسناد سے مربوط نہیں کیا گیا، اس لئے سرکاری محکموں میں، خاص طور پر جمہوری ملک میں قیام انصاف کے لئے چاروں ارکان (Four pillars of democracy)، مقننہ، انتظامیہ، عدلیہ اور ابلاغ (Legislative system,Judiciary,Administration,Media,) میں عام فضلاء مدارس نہیں شامل ہو سکتے ہیں۔ ایک بڑی تعداد مجبوری کی وجہ سے مسجدوں میں امامت وغیرہ کی خدمات کے لئے آتی ہے، اس میں مسجد انتظامیہ کی اخلاقی فروتنی کی اصلاح کا حوصلہ بھی نہیں ہوتا۔ گویا برہمنی نظام پر پڑ ہار اور حملہ کرنے والی فوج کی اکثریت غیر مؤثر بنی ہوئی ہے۔ قابل افسوس بات یہ بھی ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کو مدینہ سے نکالنے کے لئے منافقین؛ آپ ﷺ کے مالی تعاون کو روکنے کوششیں کرتے، اور بداخلاقی کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ (منافقون آیت نمبر 7 و 8) اِس وقت دوسرے علاقہ کے ذی استعداد، مخلص علماء کو اپنے شہروں سے بھگانے کے لئے مولوی نما بعض فضلائے مدارس انہیں منافقانہ کوششوں کے ذریعے برہمنی عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں اور اپنے زیر انتظام اقامتی اداروں میں دینی تعلیم کے لئے دوسرے غریب صوبوں کے طلباء کے داخلہ پر روک لگا رکھا ہے۔ این آر سی کے سلسلے میں یہ مولوی نما جہلاء مودی اور منووادی حکومت کے لئے کافی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ امامت کے لئے باہری، غیر مقامی (مہاجر)، عالم افضل ہے۔ (مشکوۃ حدیث نمبر 1117/ر) لیکن پہلے ہی امامت کے لئے سے علماء کے بجائے خلاف سنت خوش الحان قراء کا تقرر کیا جا رہا ہے۔ اور اب علاقائی منافقت نے باہری علماء کی امامت کی فضیلت سے بھی اُمت کو محروم کرنا شروع کر دیا ہے۔

مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں پر منووادی لگام

ملک میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی ایک قدیم جماعت نے جہاں مظلوموں کو انصاف دلانے کی اپنی طویل تاریخ رقم کی ہے، وہیں اپنی برہمنی فکر کے تحت یہی نہیں کہ اپنے چند ذمہ داروں کے علاوہ پورے ملک میں اس نے کوئی اسلامی یا مسلم قیادت نہیں کھڑی ہونے دی، بلکہ اگر ملک کے کسی حصے میں کسی مسلم قیادت نے اپنی صلاحیت پر اٹھنے کی کوشش بھی کی، تو شدت کے ساتھ اس کی حوصلہ شکنی کرتی رہی ہے۔ جب دفعہ 370 ہٹا کر کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ، جمعہ اور عاشورہ کی تقریبات سے فوج کے ذریعہ محروم کر دیا گیا۔ لیکن ملک میں مسلمانوں کے ساتھ حزب اختلاف اور ملک کے تمام باشندے اس کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ اور بیرون ملک اِس ناانصافی کے خلاف شور بلند ہونے لگا۔ ان احتجاجات کی روک تھام کے لئے اگر ایک طرف ملک کے منووادی کہتے رہے کہ یہ ہندوستان کا اندرونی مسئلہ ہے، تو اُس موقع پر اس تنظیم کے برہمنی چہرے سے اس وقت پردہ ہٹ گیا، باہر کی دنیا میں وہی قدیم نمائندہ جماعت مسلم چہرہ بن کر جینوا اور بین الاقوامی اسٹیج پر بھارتی منوواد کی تائید کرتی ہوئی نظر آئی۔ اس لئے ہندوستان میں برہمنیت سے، بدھ مت، سکھ مت اور عیسائیت کے ساتھ اسلام کی شکست کے سلسلے میں وی ٹی راج شیکھر کی بات کچھ صحیح معلوم ہونے لگتی ہے۔

''ہندوستان کے تین اقلیتی مذاہب اسلام، عیسائیت اور سکھ مت اس لئے مقبول ہوئے کیوں کہ یہ حریت پسند مذاہب تھے اور انہوں نے آریوں کی برہمنی سامراجیت کے خلاف جدوجہد کی، اعلیٰ ذات کے ہندوان تین مذاہب سے کے سلسلے میں کبھی متفکر نہیں ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے انہیں ختم کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ انقلابی اسلام کو بھی برہمن کے سامنے جھکنے اور مانگنے کے لئے مجبور کر دیا گیا۔''

[ہندوستان میں مسلمانوں کا صفایا کیسے؟ وی ٹی راج شیکھر دلت ساہتیہ اکیڈمی 2001ء]

سی اے اے، این آر سی اور مسلمان

فسطائیوں کی طرف سے مسلمانوں کو حراستی کیمپوں (Detention camps) میں ڈالا جانا یا جلا وطن کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے (سورہ ابراہیم آیات نمبر 13و14) سب سے پہلے شعب ابی طالب میں پیغمبر اسلام (ﷺ) اور آپ ﷺ کے رفقاء کی نظر بندی ہوئی تھی۔ (سیرت ابن ہشام ج2 ص14 تا16) ورایسے حالات سے کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام عملی نظام بھی پیش کرتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بھی آپ ﷺ دین کی دعوت پیش فرماتے رہے۔ دعوت کے لئے آپ ﷺ نے طائف کا سفر فرمایا۔ (المواهب اللدنية ج1 ص56) کفار کے مظالم سے پریشان ہوکر مسلمانوں کی ایک جماعت نے نبوت کے پانچویں سال حبشہ کی طرف ہجرت کی، دشمنوں نے وہاں کے سلطان کے کان بھرے، تو حضرت جعفر طیارؓ نے ایک سنجیدہ اور بے باکانہ بیان سے سلطان کو قائل کیا، آخر کار کفار کو ناکام ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ج1 ص343 المواهب اللدنية ج1 ص51 رحمة للعلمين ج1 ص72)

ظلم وناانصافی کے بڑھتے وچڑھتے ماحول میں خدائی حکم کی بناپر آپ ﷺ کے جاںثار رفقاء اور خود حضرت رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا گیا۔ ''یہی وہ دور، سفر طائف تا ہجرت، ہے جس میں سورۂ یوسف نازل ہوئی تھی۔'' (محسن انسانیت ص226 نعیم صدیقی مرکزی مکتبہ اسلامی 1968ء) یاد رکھیں سورہ یوسف ایک بے گناہ قیدی کی ایسی داستان کو بیان کرتی ہے، جو دعوت کی بدولت صرف جیل سے نہیں بلکہ ڈراؤنے جنگل میں بغیر مونڈیر والے اندھیرے کوئیں سے نکل کر پورے ایک ملک کے خزانے کا سکریٹری (Secretary) اور حاکم بنا۔ قرآن نے اس سورت میں بیان کردہ واقعہ کو احسن القصص (سورہ یوسف آیت 3) یعنی بہترین نمونۂ عمل (Good Ideology) کہا۔ اس سورت میں صرف مظلوم کو مظلومیت کے اندھیروں سے نکلنے کا راستہ نہیں بتایا گیا، بلکہ ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے، کہ داعی مظلومیت کے اندھروں سے نکل کر قلم دان کا مالک اور زمام اقتدار پر قابض ہوسکتا ہے۔

واقعہ ہجرت کے بعد یہ نہیں ہوا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقاء پُرسکون ہوکر زمین کے ایک ٹکڑے میں زندگی بسر کرنے لگے۔ بلکہ وہاں بھی مکہ کے لوگ وہاں بھی آ ﷺ کے خلاف سازشیں کرتے رہے، پھر یہودیوں نے بھی نبوت کے خلاف ہر طرح پریشانیاں کھڑی کیں، (سیرت ابن ہشام ج2 ص167 و168 و169) نیز جاہ ومنصب کے طلبگار منافقوں نے بھی حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقاءؓ کو مدینہ سے نکالنے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبہ میں جہاں یہ بات شامل تھی کہ کشت وخون کے ذریعہ انہیں بھگایا جائے، وہیں یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ ان کی مالی مدد روکی جائے۔ (المنافقون آیات نمبر 7و8 سورہ توبہ آیت نمبر 107و108و109 تفسیر ابن کثیر ج4 ص210 تا217) اس موقع پر مکہ کے شعب ابی طالب (Detention camps) کی تفصیلات اور حضرت یوسفؑ کے واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے مدینہ کی صورت حال کو دیکھیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے طریقۂ اور سنت پر غور کریں۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد آباد الگ الگ مذاہب کے ماننے والے مختلف قبائل سے باہم تعاون کے لئے معاہدہ فرمایا۔ حضرت رسول ﷺ نے مقامی اور پردیسی مسلمانوں میں مواخاۃ (بھائی چارہ کا رشتہ قائم) کرایا، زمین خرید کر عریشہ کی شکل میں مسجد نبوی کا مقدس جھونپڑا بنوایا۔ اور اس مسجد کے ایک حصے صفہ میں باہری غیر مقامی طلباء کی تعلیم کے لئے اقامتی مدرسہ (Residential School) قائم کیا، اسی کے ساتھ اپنی دعوتی مہم میں برابر مصروف ہورہے، (سیرت ابن ہشام ج1 ص118 تا204)

مقامی بچوں کے لئے گھروں کے علاوہ آٹھ مسجدوں میں اجتماعی تعلیم کا غیرا قامتی نظام (Day schools) شروع کیا۔(السنۃ قبل التدوین ص299 وخطبات بہاول پور ص314 موضوع عہد نبوی میں نظام تعلیم محمد حمید اللہؒ) معاصر ضروریات کے پیش نظر غزوۂ بدر کے قیدیوں (کافروں) سے یہ طے ہوا کہ: جو ہمارے بچوں کو لکھنا پڑھنا، اور جوڑ نا گھٹانا سکھا دے۔ اس کی طرف سے فدیہ یہی خدمت ہوگی۔(مسند احمد ج1 ص247) یہ فدیہ آٹھ ہزار دراہم (8000) تھا۔ جس کی قیمت اس وقت بیس لاکھ روپے ہوتی ہے، یعنی فاقہ مستی کے عالم میں بھی ،آج کے دور کے لحاظ سے درجہ اول (1rst standard) کے صرف دو مضامین زبان (Language) اور ریاضی (Mathematics) کے لئے ایک بچے پر دو لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا۔ اس طرح آپ ﷺ نے مرغن کھانے ،خوش پوشا کی، خوبصورت تعمیرات کے بجائے تبلیغ اور تعلیم پر پوری طرح توجہ فرمائی۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ صرف آٹھ سال کے قلیل عرصہ میں اسی مکہ میں جہاں سے بالکل بے سہارا ہو کر نکلنا پڑا تھا، فاتح بن کر پوری شان وشوکت کے ساتھ داخل ہوئے۔ اورعرب وعجم کی عظیم سلطنتیں بھی آپ ﷺ کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔

این آر سی صرف میں صرف مسلمانوں کا نام دِکھایا جا رہا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ منوواد اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے جہاں مسلمانوں کو پوری شدت سے نشانہ بنا رہا ہے، وہیں وہ ملک کی چھ ہزار قوموں کو اپنا غلام بنانے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ملک کے اندر جو کم وبیش چھ ہزار سات سو تینتالیس (6743) قومیں رہتی ہیں، اُن سب کے کان کھڑے ہو گئے ،اس سے پہلے ہی ملک میں تقریبا چھ کروڑ لنگا ئت قوم نے اپنے ہندو نہ ہونے کے بارے میں کئی بار پارلیامنٹ کا گھیراؤ کے ساتھ مختلف احتجاجات کر چکے ہیں، لیکن زبردستی ان کو ہندو کے نام سے رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ اسی طرح سکھ قوم بار بار اپنے ہندو ہونے کی نفی کرتی رہی ہے، لیکن منووادی انہیں بھی ہندوؤں کا ایک فرقہ قرار دیتے ہیں۔ ایسے ہی بدھسٹوں کو ہندوؤں میں ضم کرنے کے لئے اسی گالی سے موسوم کرتے ہیں۔ آدِواسی قوم کسی صورت میں ان کی غلامی کے لئے تیار نہیں ہورہی ہے، جب کہ ان کو ہندو کہہ کر اپنا غلام بنانے کی کوشش کی جاری ہے۔ جھارکھنڈ کے دس ہزار آدِواسیوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے۔ اس طرح زبردستی انہیں ہندو لکھنے کا ردعمل یہ نکلا کہ انہوں نے جھارکھنڈ سے منووادی بی جے پی سرکار کو کھدیڑ کر اعلان کر دیا تم ہم کو ہندو کس بنیاد پر کہتے ہو؟ وہ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ اگر کاغذی خانہ پُری کرتے ہوئے ہم ہندو لکھ کر تھوڑے سے وقت کے لئے ہم اپنے کو ہندو مان لیں؛ تو معاملہ وہیں تک نہیں رُکے گا، بلکہ ہندوؤں کی آئیڈیالوجی ،منواسمرتی وغیرہ کے مطابق ہمیں لوگوں کی ٹٹی (بول وبراز) اٹھانے اوراپنی بہنوں وبیٹیوں کو ان کی داسی بنانے اور نیوگ جیسی غیر انسانی پرتھا کی بھی اجازت دینی ہوگی۔ اس طرح سی اے اے یا این آر سی کے ذریعہ ہندو جیسی گالی ہم پر چپکا کر منووادی ہمیں دوبارہ اپنا غلام بنالیں گے،اس لئے ملک کی تمام قومیں اس قانون کے خلاف سڑکوں پر اتر رہی ہیں۔

مسلمان اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تینتیس (33) کروڑ ہیں۔ اس لئے منووادیوں کے ذریعہ ہمیں ختم کرنا ناممکن ہے،تو وہ یہ خیال دماغ سے نکال دیں۔ منوواد نے ایک مرتبہ افغانستان سے برما تک اور چین کی سرحد کشمیر سے کنیا کماری اور سری لنکا تک، ممبئی کے ساحل سے بنگال کی کھاڑی تک پھیلی ہوئی دراوڑ قوم کو شودر (حرامی) بنا دیا، اور دوسری بار اسی طول عرض رقبہ آراضی پر پھیلی ہوئی بدھسٹ کی طاقت و حکومت کو

تباہ کر کے پورے ملک سے بدھسٹوں کا صفایا اور ہزاروں ہزار بدھ مراکز کو زمین بوس کر دیا۔مہاویر جین کی تحریک کو زمین سے اکھاڑ کر کاغذی داستان بنا دیا، سکھوں جیسی بہادر قوم کے ہزاروں ہزار افراد کا قتل عام کر کے اس کو اپنے میں ضم کرلیا، چھ کروڑ لنگائتوں پر زبردستی ہندو کی گالی کو چپکا دیا۔تو مسلمان اپنے بارے میں منوواد کی جارحیت سے کیوں مطمئن ہیں؟اس لئے ایسے موقع پر مسلمانوں کو سیرت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اور قرآن کے بیان کردہ احسن القصص (سورہ یوسف آیت 3) بہترین عملی نمونہ (Good Ideology) کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی دعوتی مہم تیز کریں، تنہا احتجاج کے بجائے ملک کے تمام کمزور طبقات کے ساتھ اس قانون کے خلاف کھڑے ہوں۔اس سلسلے میں ابوسفیان اور ہرقل کے سوال وجواب میں ہرقل کا یہ شاہانہ جملہ ہماری نظروں سے ہرگز نہیں اوجھل ہونا چاہئے۔ سئلتک اشراف الناس اتبعوه ام ضعفاؤهم؟ فذكرتَ ان ضعفائهم اتبعوه وهم اتباع الرُّسل! وسَألتُك أيزيدون أم ينقصون؟ فذكرتَ انهم يزيدون .... فان كان ماتقول حقا فسيملك موضع قدمي هاتين...(بخاری حدیث نمبر 7 باب بدء الوحی)

''ان (محمد ﷺ) کی پیروی کرنے والے زیادہ تر کمزور لوگ ہیں۔اگر تمہاری یہ بات صحیح ہے تو پھر (وہ عرب کا فاتح تو بنیں گے ہی، وہاں سے نکل کر ہماری طاقت و رسلطنت کے) اس حصے پر بھی قابض اور حاکم ہو جائیں گے جو زمین کا حصہ میرے دونوں قدموں کے نیچے ہے۔'' (بخاری حدیث نمبر 7)

اس لئے کمزور قوموں سے مایوس ہونے کے بجائے ان کو ساتھ لیں۔اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے ہزاروں سال سے منوواد کی چکی میں پسنے والی قوموں کی جد وجہد کو نقصان پہونچے۔اگر خالص مسلمان سڑکوں پر آئیں گے، تو جس طرح ابھی تک منوواد ملک کے کمزور طبقات کو بیوقوف بنا کر مسلمانوں کے خلاف کھڑا کرتا رہا، پھر اس کو موقع ملے گا کہ کمزور طبقات کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دے۔اور پھر وہ مسلمانوں کا صفایا کر دیں۔

مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ اگر ہم کمزوروں کے ساتھ کھڑے ہوں گے، اور سنت کے مطابق کمزوروں کو دعوت دیتے ہوئے ان سے معاونت کریں گے تو ملک میں فتوحات ہمارے استقبال کے لئے بے قرار کھڑی ہے۔یاد رکھیں! منووادی طاقتیں کچھ مسلمانوں کو سامنے پیش کر کے کمزوروں کے جد وجہد کو نقصان پہونچانا چاہتی ہیں اور شعوری غیر شعوری طور پر سے مسلمان اس کا شکار ہورہے ہیں۔جس سے ہندو مسلم کر کے منوواد مضبوط ہو رہا ہے۔اس کی واضح مثال قدیم ملی تنظیم کے وہ ذمہ دار ہیں جنہوں نے پہلے NRC کی تائید کی تھی، لیکن CAA قانون آتے ہی اس کے خلاف احتجاجات کے لئے سڑکوں پر آنے کی اپیل وپیشوائی کرنے میں مصروف ہو گئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمزور طبقات بام سیف بھیم سینا، لنگائت، جھارکھنڈ کے آدِواسی، سکھ، کرسچین وغیرہ کی تمام تحریکات متاثر ہو گئیں، اور اب مسلمانوں کا یوپی میں انجام دیکھ لیں! یکطرفہ مسلم کشی ہو رہی ہے۔جب یہ قانون ملک کی تمام قوموں کو متاثر کر رہا ہے۔اور تمام قومیں اس کے خلاف کھڑی ہو رہی ہیں، تو پھر یہی کہا اور سمجھا جا سکتا ہے کہ کمزوروں کی تحریک کو کمزور کرنے اور اپنی دکانِ قیادت یا نیتا گیری چمکانے کے لئے منووادی منصوبے کے تحت خالص مسلمانوں کے احتجاجات کرائے جارہے ہیں۔منوواد کے راستے میں حائل

سب سے زیادہ طاقت ورتحریک یعنی اسلام پر منوواد نے پوری شدت وقوت کے ساتھ CAA اور NRC کے ذریعہ حملہ کیا ہے۔اگر یہ حملہ کامیاب ہوجاتا ہے۔(مسلمان منوواد کی سازشوں کو سمجھنے میں ناکام رہے،تو پھر یہ حملہ کامیاب ہوجائے گا،مسلمان غفلت میں نہ رہیں۔) تو پھر مولنواسیوں کو منوواد کا غلام بننے سے کوئی نہیں روک سکتا ہے۔اس لئے ضرورت ہے کہ منوواد کی فتنہ سامانیوں سے باشندگان ملک کو آگاہ کیا جائے،اوراسلام کی اخلاقی و منطقی اصابت کو باشندگان وطن کے سامنے پوری قوت وکفایت کے ساتھ پیش کیا جائے۔آخر میں اپنی بات وی ٹی راج شیکھر کی ایک تحریر پر ختم کرتا ہوں۔

''..یہ کوئی معمولی دشمن نہیں ہے،جس کا آپ مقابلہ کرر ہے ہیں،حالاں کہ ہندوستان کو بچانے کے حق میں برہمنیت سے جنگ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔'' (برہمنیت ص164/تالیف: وی ٹی راج شیکھر،دلت ساہتیہ اکادمی بنگلور۔مترجم عبداللہ دانش)

فقط والسلام ایم،اے،چودھری

28دسمبر2019ء

www.mulnivasibamcef.org